

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دارالعلوم حقانیہ میں تقریب ختم بخاری و جلسہ دستار بندی کے موقع پر
افغان زعماء جہاد اور اسلامی قوتوں کے قائدین کا اجتماع —
ایمان فرزند مناظر، اور اسلام دشمن قوتوں کے خلاف ولولوں کا مظاہرہ



بدلتی ہوئی عالمی صورت حال، جہاد افغانستان، امریکہ و اقوام متحدہ کے مذموم عزائم اور پاکستان کی بدلتی ہوئی افغان پالیسی کے بارے میں لائحہ عمل، خود افغان قیادت میں بعد اور فاصلوں کو کم کرنے کی پیش رفت کا جائزہ لینے کے سلسلے میں جنوبی ایشیاء کے اہم علمی و دینی مرکز دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ ٹنک میں جہاد افغانستان کے تمام مرکزی قائدین سمیت جمعیت علماء اسلام کے اکابرین، وزیر اعلیٰ سرحد، وفاقی وزیر اعجاز الحق اور اجلاس کے داعی و سینئر مولانا سمیع الحق کا ۱۲ فروری کو ایک میز پر اکٹھے بیٹھ کر باہمی مشاورت، جہادی امور اور بین الاقوامی صورت حال پر تبادلہ خیال اور اتحاد کے استحکام کے سلسلے میں بنیادی امور پر گفت و شنید جس خوشگوار ماحول اور پُر اعتماد فضا میں ہوئی اس کو مستقبل کے افغانستان میں گول میز کانفرنس اور جنیوا معاہدہ کی طرح تاریخ میں ایک فیصلہ کن موڑ قرار دیا جاتے گا۔

حسن اتفاق سے یہ دارالعلوم حقانیہ کے تعلیمی سال کا اختتام تھا دارالعلوم سے اس سال شیخ الحدیث مولانا عبد الحق کے پوتے اور حضرت مولانا سمیع الحق کے برادر مولانا حامد الحق سمیت ۲۵۶ فضلاء نے فارغ التحصیل ہونا تھا اجتماع دستار بندی اور دارالعلوم کے سالانہ جلسوں کا انعقاد گذشتہ ۲۰، ۲۵ سال سے متروک العمل ہے مگر اب کے بار افغان قیادت کے باہمی اتحاد، مذاکرات، مشاورت اور انہیں ایک میز پر اکٹھا بٹھانے کی غرض سے صاحبزادہ مولانا حامد الحق کی تحصیل علم سے فراغت اور دستار بندی کی تقریب کو عنوان بنا کر جلدی میں ایک مختصر تقریب کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا اور بہت محدود افراد کو دعوت دی گئی۔

چنانچہ جمعیت علماء اسلام کے قائد اور دارالعلوم کے پرنسپل مولانا سمیع الحق کی دعوت پر نجات ملی اسلامی کے امیر اور افغان عبوری حکومت کے سربراہ پروفیسر صبغت اللہ مجددی وزیر اعظم جناب استاد عبدالرب رسول سیاف حزب اسلامی (خالص گروپ) کے امیر مولانا یونس خالص جمعیت اسلامی کے امیر پروفیسر برہان الدین ربانی، فاتح خوست مولانا جلال الدین حقانی حرکت انقلاب اسلامی (منصور گروپ) کے امیر مولانا نصر اللہ منصور، حزب اسلامی قاضی گروپ کے سربراہ قاضی محمد امین وقار بذات خود شریک ہوئے جبکہ حرکت انقلاب اسلامی (محمدی گروپ) کے امیر مولانا محمد نبی محمدی

نے اپنے نائب امیر کی سرکردگی میں اپنی جانب سے نمائندہ وفد بھیجا خود اپنی شدید مجبوری اور بعض ناگزیر عوارض کے پیش آبلے پر معذرت پیش کی۔

حزب اسلامی (حکمت یا گروپ) کے امیر جناب گلبدین حکمت یار نے بھی تقریب سے دو روز قبل مولانا سمیع الحق کے ساتھ فلن پر تفصیلی بات چیت کے دوران آنے کا قطعی ارادہ ظاہر کیا تھا مگر اسی دن بعض غیر ملکی عرب مہمانوں وغیرہ کی وجہ سے وہ مصروفیت میں پھنس گئے اور تشریف نہ لاسکے اور بعد میں مولانا سے معذرت کا اظہار کیا۔

جہاد افغانستان سے وابستہ بعض اہم شخصیات سعودی عرب کے سفیر جناب محمد یوسف المطبقانی، صدر ضیاء الحق شہید کے فرزند وفاقی وزیر اعجاز الحق اور افغان دشمن قوتوں کی خطرناک ریشہ دانیوں اور تباہ کن پالیسیوں کے ازالے اور ان سے تحفظ کے پیش نظر صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ جناب میر افضل خان جن کے مولانا سے محبت کے مراسم ہیں کو بھی حقیقی صورتحال سے آگاہ کرنے کے لیے مدعو کیا گیا چنانچہ انہوں نے صوبائی وزراء کی ایک ٹیم جو سلیم سیف اللہ، حبیب اللہ خان کنڈھی اور جان محمد خان خٹک پر مشتمل تھی کی معیت میں اجلاس میں شریک ہوئے سینٹ کے چیئرمین جناب وسیم سجاد کے بھی مولانا سمیع الحق سے دیرینہ مراسم ہیں اس بناء پر انہوں نے شمولیت کا عزم کر لیا تھا مگر اسی دن لاہور میں ان کی کزن کی شادی کی مجبوری کی وجہ سے نہ آ سکے۔

دارالعلوم حقانیہ کی مرکزیت و جامعیت، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کا حلقہ ارادت و تلامذہ، مولانا سمیع الحق کے ملک بھر میں حلقہ احباب کی وسعت اور جمعیت سے وابستہ ملک بھر کے تمام اراکین کی عظمت و اہمیت کے باوصف تقریب کے انتظامات میں شدید مصروفیت اور وقت کے اختصار کے پیش نظر صرف جمعیت علماء اسلام سرحد کی مجلس شوریٰ کے ارکان اور چاروں صوبوں کے مرکزی قائدین کو مدعو کرنے پر اکتفا کیا گیا لہذا جمعیت علماء اسلام صوبہ سرحد کے اکابر، عہدیدار اور ارکان شوریٰ کے علاوہ مرکزی قائدین اور مشائخ بھی شریک ہوئے۔

جمعیت علماء اسلام کے نائب امیر مولانا قاضی عبد الطیف، حضرت لاہوری کے خلیفہ اجل مولانا قاضی محمد زاہد حسینی مولانا قاری محمد امین، شیخ الحدیث مولانا محمد حسن جان، سرحد کے مختلف دینی مدارس و جامعات کے اکابر اساتذہ اور ارباب علم و فضل نے شرکت کی۔

سعودی عرب کے سفیر جناب محمد یوسف المطبقانی جن کو مولانا سمیع الحق نے قدیم علمی مراسم اور ذاتی تعلقات کی بناء پر مدعو کیا تھا صبح ۱۰ بجے دارالعلوم حقانیہ تشریف لے آئے باہمی مشاورت اور تبادلہ خیال کی پہلی نشست جو مولانا سمیع الحق کی قیام گاہ پر منعقد ہوئی تھی میں آخر تک شریک رہے جبکہ اس سے قبل دارالعلوم کے پرنسپل کی معیت میں جامعہ حقانیہ کے مختلف شعبہ جات، درس نظامی کی درسگاہوں، لائبریری، موزم المصنفین، تعلیم القرآن ہائی سکول، ماہنامہ الحق، پندرہ روزہ ترجمان دین، دارالحفظ والتجويد وغیرہ کا تفصیلی معائنہ کیا واپسی پر جب مہمان خانہ میں

میں تشریف لائے تو جمعیت علماء اسلام صوبہ سرحد کی نو تشکیل شدہ مجلس شوریٰ کا اجلاس جاری تھا سفیر محترم شرکاتے اجلاس ارکان اور اہل علم کے ساتھ کھل مل گئے اختتامی کارروائی میں شرکت کی اور مولانا سمیع الحق کی درخواست پر خطاب بھی فرمایا انہوں نے اپنی تقریر میں مسئلہ خلیج پر قائد جمعیت کی پالیسی، موقف حقہ اور جمعیت علماء اسلام کے مثالی کردار کی تعریف کی اور مولانا سمیع الحق کو بار بار خراج تحسین پیش کیا۔

افغان رہنماؤں کے باہمی تبادلوہ خیال کی پہلی نشست سائڈھے گیارہ بجے سے ایک بجے تک مولانا سمیع الحق کی قیام گاہ پر بند کمرے میں ہوتی جس میں مرکزی زعماء جہاد اور پارٹی سربراہوں کے علاوہ مولانا سمیع الحق، مولانا قاضی عبداللطیف سعودی عرب کے سفیر الشیخ محمد یوسف المطبقانی، وفاقی وزیر اعجاز الحق اور فاتح دوست مولانا جلال الدین حقانی شریک ہوتے مولانا سمیع الحق نے اپنے معزز مہمانوں کو اسی جگہ ضیافت بھی دی — عجیب منظر تھا ایک طرف مولانا سمیع الحق کی رہائش گاہ پر ان کے بیڈ روم سے ملتی چھوٹی سی مگر خوبصورت لائبریری میں افغان جہاد کا پورا اثاثہ بلکہ پاکستان سے جہاد کے ظاہری بانی جنرل ضیاء الحق مرحوم کے فرزند اعجاز الحق اور جہاد کے روحانی بانی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے جانشین مولانا سمیع الحق ایک چھت کے نیچے جمع تھے۔ سعودی عرب کے سفیر جناب مطبقانی بھی کمرے میں رونق افروز تھے باہر مزاروں علماء، زعماء، جماعتی کارکن، طلبہ اور دارالعلوم کے مخلصین و مجاہدین کی ہلچل اور علاقہ بھر سے اُڈ آنے والا عامۃ المسلمین کے سیلاب نما رنبوہ کا منظر دیدنی تھا۔

دارالعلوم کے آئینے سامنے تقریباً ایک میل کے رقبے میں گاڑیاں ہی گاڑیاں نظر آرہی تھیں مولانا سمیع الحق کی رہائش گاہ کے باہر مسلح دستوں کی حفاظتی پوزیشن، دارالعلوم کے مختلف حساس جہات میں مسلح گارڈ کے فرائض انجام دینے والے کارکنوں کی نقل و حرکت، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شہر لے بالا کوٹ کی رو میں پھر سے زندہ ہو کر میدان کارزار میں برسر پیکار ہیں ایک دیکھپ اور ایمان افروز لشکر گاہ کا سماں تھا۔

دوسری نشست نماز جمعہ سے قبل کی تھی جو بغیر کسی پیشگی تشہیر، اخباری خبر بغیر کسی اشتہار اور اعلان عام کے ایک عظیم الشان جلسہ عام کی شکل اختیار کر گئی جس میں سرحد بھر سے دارالعلوم کے قدیم و جدید فضلاء، ارباب علم و دانش اساتذہ علم و مشائخ، افغان جہاد کے محاذ جنگ کے جرنیلوں، عامۃ المسلمین اور اس سال فارغ التحصیل ہونے والے فضلاء کے متعلقین بسوں و گینوں، ڈاکٹروں اور موٹروں میں قافلوں کی صورت میں شریک ہوتے رہے جامع مسجد سمیت دارالعلوم کے تمام احاطوں، اطراف برآمدوں، دارالحدیث اور درسگاہوں کی چھتوں پر تل دھرنے کو جگہ نہ تھی دارالعلوم کو اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود تنگ داسنی کی شکایت رہی۔

دوسری نشست کے پہلے خطیب افغان عبوری حکومت کے وزیر اعظم اور اتحاد اسلامی کے صدر استاد